بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۳ | اتوار ۱۸ شعبان ۱۴۰۴ھ ۲۰ ہجرت ۱۳۶۳ ہش ۲۰ مئی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

مدبلو ۱۹۹۰ ہجرت / مئی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"بے خوابی اور متلی کی وجہ سے طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ کمزوری بھی بہت ہے۔"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین

● مکرم محمد اکرم خان صاحب کارکن نظارت بہشتی مقبرہ کو جسم سُن ہونے کی تکلیف ہے۔ ان دنوں وہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نیورو سرجن لاہور کے زیر علاج ہیں۔ سارے جسم کی حرکت تقریباً ختم ہو گئی تھی۔ احباب جماعت کی دعاؤں نے خدا تعالیٰ کے فضل کو معجزانہ طور پر جذب کیا اور اب بفضلِ تعالیٰ طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(محمد بشیر شاد سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

● ۲۰ اپریل ۱۹۸۴ء کو برادرم منیر احمد صاحب شاہد (مربی سلسلہ) ولد مکرم چوہدری محمد رفیع صاحب چک نمبر ۳۳ جنوبی سرگودھا اور مکرمہ امۃ المتین صاحبہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب آف کھریانوالی ضلع گجرات کی تقریب شادی کھریانوالی میں عمل میں آئی۔

۲۴ اپریل ۱۹۸۴ء کو مکرم چوہدری محمد رفیع صاحب نے اپنے گاؤں میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں مقامی لوگوں کے علاوہ ربوہ سے بھی بہت سے احباب شامل ہوئے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیاوی لحاظ سے ہر رنگ میں بابرکت بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین!

(اظہر احمد مربی سلسلہ)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب تک انسان کی طرف سے صبر کا اظہار نہ ہو خدا کی طرف سے رحمت نہیں آتی

اُس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے مگر اُس کے دروازے تنگ بنائے ہیں

جو خدا تعالیٰ کے بتلائے ہوئے صراطِ مستقیم پر چلیں گے : وہی محفوظ رہیں گے

"بات صرف اتنی ہے کہ خدا تعالیٰ کو ہر ایک بات پر قادرِ مطلق جانا جاوے اور کسی قسم کی بدظنی اُس پر نہ کی جاوے۔ جو بدظنی کرتا ہے وہی کافر ہوتا ہے۔ مومن کی صفات میں سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو غائت درجہ قادر جانے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے۔ یہ نادانی ہے۔ مومن کو تو خدا تعالیٰ نے اوّل ہی ولی بنایا ہے جیسے کہ فرمایا ہے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں اور انہیں پر کھلتے ہیں جو دل کے دروازے کھول کر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا تو پھر روشنی کیسے اندر آوے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اُس کی کوشش اُس کے اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچے گی۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے نور کو دیکھ لے گا۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ جو حق کوشش کا اُس کے ذمہ ہے اُسے بجا لائے۔ یہ نہ کرے کہ اگر پانی ۲۰ ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے۔ تو وہ صرف دو ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے کہ ہمت نہ ہارے ..... اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا و تزکیۂ نفس سے کام لے گا تو سب وعدے قرآن شریف کے اُس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے ہاں جو خلاف کرے گا وہ محروم رہے گا۔ کیونکہ اُس کی ذات غیور ہے اُس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے لیکن اُس کے دروازے تنگ بنائے ہیں پہنچتا وہی ہے جو تلخیوں کا شربت پی لیوے۔ لوگ دُنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اسی میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے ایک کانٹے کی درد بھی برداشت کرنا پسند نہیں کرتے۔ جب تک اُس کی طرف سے صدق اور صبر اور وفاداری کے آثار ظاہر نہ ہوں۔ تو اُدھر سے رحمت کے آثار کیسے ظاہر ہوں۔

ابراہیم علیہ السلام نے صدق دکھلایا تو اُن کو ابو الانبیاء بنا دیا۔ میرے کہنے کا مدعا یہ ہے کہ دن بہت سخت ہیں اور میں نے اب تک نہیں سمجھا تو آئندہ سمجھ لیوے ..... اس لئے میں تم سب کو گواہ رکھتا ہوں کہ اگر کوئی سچی تبدیلی نہ کریگا وہ ہرگز اس لائق نہ ہوگا کہ مجھ کو دعا کے لئے لکھے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے بتلائے ہوئے صراطِ مستقیم پر چلیں گے۔ وہی محفوظ رہیں گے۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ایسے ہی لوگوں کی حفاظت کا ہے جو سچی تبدیلی اپنے اندر کرتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ✦ پرنٹر: سید عبد الحی ✦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✦ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ✦ قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ شعبان ۱۴۰۴ھ

۲۰ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

آزادیٔ مذہب کا دل موہ لینے والا اصول

مامورین الٰہی کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے ایک یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے حق و صداقت کی اشاعت کے ساتھ ساتھ مذہبی آزادی کے حق کو از سر نو بحال کرنے کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ انہوں نے ان تمام قدغنوں کو جو لوگوں نے مذہبی آزادی پر لگا رکھی تھیں کالعدم کر کے بلا تفریق و امتیاز تمام انسانوں کا یہ حق بحال کر دکھایا کہ وہ جو مذہب چاہیں اختیار کریں اس پر عمل پیرا ہوں اور اس کی طرف دوسروں کو دعوت دیں کوئی بھی مذہب اختیار کرنے کی آزادی میں کسی دوسرے مذہب کو ترک کرنے کی آزادی از خود شامل ہوتی تھی کیونکہ کوئی شخص کسی مذہب کو اختیار کر ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ اس مذہب کو ترک نہ کرے جس پر وہ پہلے عامل تھا۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جتنے بھی مامور دنیا میں مبعوث ہوئے وہ مذہبی آزادی کے علمبردار بن کر ہی مبعوث ہوئے ان کا ادعا یہ نہیں ہوتا تھا کہ جس صداقت کو وہ پیش کر رہے ہیں لوگ اس کے قائل ہوں یا نہ ہوں۔ وہ اسے ان سے منوا کے چھوڑیں گے اور لوگوں کے لئے اسے ماننے کے سوا کوئی چارہ کار باقی نہ رہنے دیں گے۔ اس کے برعکس مامورین الٰہی کا اپنی اپنی قوموں سے مطالبہ صرف یہ ہوتا تھا کہ جس صداقت کو لے کر وہ آئے ہیں قوم انہیں اس صداقت کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے دے۔ جو لوگ انشراح صدر سے اسے قبول کریں اور جو عدم اطمینان کے باعث قبول نہ کرنا چاہیں وہ اسے قبول نہ کریں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ صداقت کو لوگوں سے زبردستی قبول کروانا ان کے فرائض منصبی میں شامل ہی نہ ہوتا تھا۔

مامورین الٰہی اور ان کی قوموں کے مابین وجہ مخاصمت ہمیشہ یہ امر ہوتا تھا کہ قوم کی غالب اکثریت انہیں مجبور کرتی تھی کہ جو صداقت وہ لے کر آئے ہیں لوگوں میں اس کی اشاعت نہ کریں ہم اس کے بالمقابل مامورین الٰہی کا موقف یہ ہوتا تھا کہ جب ہم لوگوں کو صداقت قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتے تو ہمیں اور ہمارے ساتھ آ شامل ہوں ہمارے دین پر قائم اور اس پر عمل پیرا رہنے دو اور تم اپنے دین پر قائم اور عمل پیرا رہو۔ ہم اپنے دین کی اشاعت کریں تم اپنے مسلک کو پھیلاؤ۔ ان کے مخالف ان کا یہ حق تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے اور بالجبر ان کی تبلیغ روکنے کی خاطر ان کے اور ان کی آواز پر لبیک کہنے والوں کے خلاف ظلم کا بازار گرم کر دیتے تھے۔ حق اور باطل میں آویزش کی اصل وجہ یہی ہوتی تھی کہ اہل حق نہ صرف اپنے لئے بلکہ سب کے لئے آزادیٔ مذہب کا مطالبہ کرتے تھے جبکہ ان کے مخالف اس حق کو صرف اپنے لئے مخصوص کر کے انہیں یہ حق دینے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب آنحضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدائی حکم کے ماتحت قریش مکہ کو توحید باری تعالےٰ کا پیغام پہنچایا اور قریش مکہ نے اس کی شدید مخالفت کی تو ساتھ ہی آپ نے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ اور لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ کا آوازۂ حق بھی بلند کیا اور پھر خدائی حکم کے تحت یہ اعلان بھی فرمایا:۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (الکہف آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی نازل ہوئی ہے۔ پس جو چاہے (اس پر) ایمان لائے اور جو چاہے (اس کا) انکار کر دے۔

سو گویا اس آیۂ کریمہ کی رو سے آپ نے قریش مکہ کو انکار کرنے کی کھلی چھٹی دی۔ یعنی ان کے اس حق کو آپ نے تسلیم کیا کہ وہ اگر اس سچائی کو قبول کرنا نہیں چاہتے تو وہ اسے رد کرنے میں آزاد ہیں لیکن انہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ جو اسے قبول کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں قبول نہ کرنے پر مجبور کریں یا جو قبول کر چکے ہیں ان کے خلاف ظلم کا بازار گرم کر کے ایسے حالات پیدا کریں کہ وہ (قریش مکہ کے اپنے گمان کے بموجب) تنگ آ کر اسے ترک کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

پھر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مخالفین کا یہ حق بھی تسلیم کیا کہ اگر وہ اللہ تعالےٰ کی نازل کردہ سچائی کو قبول کرنا نہیں چاہتے اور اپنے ہی مسلک پر قائم رہنا چاہتے ہیں تو نہ صرف یہ کہ وہ اپنے مسلک پر قائم رہ سکتے ہیں بلکہ وہ

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

جو تجھ کو خاتم نہ مانتا ہو وہ حق کا راندا ہوا بشر ہے

شہہِ دو عالم یہ عرض کرتا ہے ایک ادنیٰ غلام تیرا
جہاں میں جتنے بھی نام ہیں ان میں سب سے پیارا ہے نام تیرا

کوئی رسول و نبی نہ پہنچا ترے مراتب کی رفعتوں تک
خدائے برتر کے بعد سب سے بلند تر ہے مقام تیرا

تو حق تعالےٰ کا راز داں ہے تو وجہِ تخلیقِ انس و جاں ہے
تو باغِ ہستی کا باغباں ہے لقب ہے خیر الانام تیرا

تو ظلِّ ربِّ رحیم و اکرم تو بیکسوں کا انیس و ہمدم
تو ساقیٔ میکشانِ عالم ہے زندگی بخش جام تیرا

ترا ہر اک قول قولِ فیصل ترا ہر اک فعل فعلِ اجمل
ترا ہر اک فیصلہ مدلل حسیں ہے جو بھی ہے کام تیرا

تجھی سے روشن ہیں ماہ و اختر ترے نقوشِ قدم بھی رہبر
سدا درود و سلام تجھ پر ہے بھیجتا ہر غلام تیرا

ہے فخر تجھ پر ہر امتی کو ہر ایک صالح کو ہر ولی کو
شہید و صدیق کو نبی کو ہے سب پہ فیضان عام تیرا

جو تیری الفت میں کھو گیا ہے اسے لبھائیگی کیا یہ دنیا
وہ تاجِ شاہی کو کیا کرے گا جو ہو چکا ہے غلام تیرا

تو سید الاولین بھی ہے تو سرورِ آخرین بھی ہے
تو خاتم المرسلین بھی ہے زہے یہ عالی مقام تیرا

جو تجھ کو خاتم نہ مانتا ہو وہ حق کا راندا ہوا بشر ہے
نہ اس جہاں میں نہ اس جہاں میں وہ پی سکے گا نہ جام تیرا

(محمد صدیق امرتسری سابق مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مجھے اس زمین سے ایسی ہی محبت ہے جیسا کہ قادیان سے۔" (حضرت بانیٔ سلسلہ)

سرزمینِ سیالکوٹ

"ہر راہ کو دیکھا ہے محبت کی نظر سے شاید کہ وہ گزرے ہوں اِسی راہ گزر سے"

مکرم ناصر احمد صاحب قمر، مربی سلسلہ۔ ربوہ

تاریخی پس منظر:

سیالکوٹ کا علاقہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے بہت اہمیت اور عظمت رکھتا ہے۔ سرزمین سیالکوٹ کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:۔

"مجھے اس زمین سے ایسی ہی محبت ہے جیسا کہ قادیان سے۔"

(لیکچر سیالکوٹ)

آج سیالکوٹ ایک ضلعی ہیڈ کوارٹر ہے لیکن تاریخی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ پرانے وقتوں میں بہت بڑی ریاست کا ہیڈ کوارٹر رہا ہے جس کی حدود کشمیر سے اٹک بلکہ پشاور تک پھیلی ہوئی تھیں۔ تاریخ کے مطابق آج سے پانچ ہزار سال پہلے بھی یہ شہر موجود تھا۔ راجہ شالبہن نے سیالکوٹ پر سالہا سال تک حکمرانی کی اور اپنے دور حکومت میں اپنا کیلنڈر بنا کر رائج کیا۔ آج سے تین ہزار سال قبل جب کہ یورپ تاریک تر اعظم شمار ہوتا تھا۔ سیالکوٹ تعلیم و تدریس کا بہت بڑا مرکز تھا۔ جس میں سارے ہندوستان کے علاوہ دوسرے ممالک کے بھی بہت سے طلبا آکر تعلیم حاصل کرتے تھے۔ سیالکوٹ سے کچھ فاصلہ پر واقع قصبہ چھٹی شیخاں اسلامی متبرک اشیاء کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔ ان میں سے کچھ متبرک اشیاء آج کل بادشاہی مسجد لاہور میں محفوظ چلی آرہی ہیں۔ نیز اُس دور میں چھٹی شیخاں دینی مدارس کا بھی مرکز رہا ہے جس میں عراق اور شام کے طلباء بھی علم حاصل کرتے تھے۔ مجدد الف ثانی حضرت الشیخ احمد سرہندیؒ صاحب اور ملاں عبدالحکیم محشی صاحب بھی حصولِ علم کے لئے سیالکوٹ میں تشریف لائے۔

مغلوں کے دور میں سیالکوٹ کو تعمیراتی اینٹ اور کاغذ سازی کی صنعت کی وجہ سے بہت شہرت ملی۔ شہاب الدین غوری کے عہد میں سیالکوٹ کا قلعہ دوبارہ تعمیر ہوا اور شاہ جہاں کے وقت میں سیالکوٹ شہر کے اردگرد بہت بڑی فصیل بنائی گئی۔ جس کے آٹھ دروازے تھے۔ رنجیت سنگھ کے دور میں بھی اسے وسعت ملی۔ آخر ۱۸۴۹ء میں انگریزوں نے سکھوں کو شکست دے کر سیالکوٹ پر قبضہ کر لیا اور بہت بڑی فوجی چھاؤنی تعمیر کی۔ قیام پاکستان کے بعد سیالکوٹ کو شہر اقبال اور جنگ ۱۹۶۵ء میں چونڈہ محاذ کی وجہ سے اور تجارتی میدان میں سرجیکل اوزار اور کھیلوں کے سامان کی وجہ سے عالمی شہرت حاصل ہوئی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سیالکوٹ میں قیام:

تاریخ احمدیت میں بھی سرزمین سیالکوٹ کو بہت عظمت و وقعت ملی۔ حضرت بانیٔ سلسلہ نے اسے اپنا وطنِ ثانی قرار دیا اور عین جوانی کے وقت اس شہر میں قیام فرمایا۔ اور ماموریت کے جلیل القدر منصب پر فائز ہونے کے بعد بھی سیالکوٹ شہر میں تشریف لائے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ نے ۱۸۶۴ء کے زمانہ میں حکمت الٰہیہ اور اپنے والد محترم کی اطاعت کرتے ہوئے بسلسلہ ملازمت تقریباً ۴ سال تک سیالکوٹ شہر میں قیام فرمایا۔

آپ نے سب سے پہلے محلہ جھنڈا والا کے ایک چوبارہ پر رہائش رکھی۔ کچھ عرصہ کشمیری محلہ میں ایک مکان میں مقیم رہے اور سیالکوٹ کی جامع مسجد کے سامنے حکیم منصب علی صاحب وثیقہ نویس کے ہمراہ ایک بیٹھک میں رہنے لگے اور غالباً یہیں آخر تک رہے۔ (تاریخ احمدیت جلد ۱ صفحہ ۱۱۷)

سرزمین سیالکوٹ گواہ ہے کہ دفتری اوقات کے علاوہ باقی آپ کا پورا وقت تلاوت قرآن مجید، عبادت، شب بیداری خدمت خلق اور دیگر مشاغل دینیہ میں گزرتا تھا۔ اور صورت یہ تھی کہ جوانی کی عمر میں ہی آپ صحیح معنوں میں سیالکوٹ کی پوری مذہبی فضا پر چھائے ہوئے تھے اور عیسائی پادری اور ہندو آپ کے مدلل اور مسکت دلائل سے بالکل لاجواب ہو جاتے تھے۔ عیسائیوں کے ایک ممتاز نامی گرامی اور فاضل پادری بٹلر ایم اے آپ کا بڑا مداح تھا اور کہا کرتا تھا:۔

"یہ ایک عظیم الشان آدمی ہے کہ نظیر نہیں رکھتا تم اس کو نہیں سمجھتے میں خوب سمجھتا ہوں"

چنانچہ علامہ اقبال کے استاد سید میر حسن صاحب مرحوم نے بھی آپ کی شرافت نیکی۔ علم و فضل اور دیانت و امانت کا اعتراف کیا۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اس عاصی کے معاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے۔ عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے۔ کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے۔ بیٹھ کر کھڑے ہو کر ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔"

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ ۱۲۱)

حقیقت یہ ہے کہ جسے بھی آپ سے کبھی ملنے کا اتفاق ہوا۔ وہ آپ کا گرویدہ ہو گیا۔

قیام سیالکوٹ میں حفاظت اور تائید الٰہی:

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی بعض کتب اور تحریرات میں قیام سیالکوٹ کے دوران رونما ہونے والے بعض واقعات کا ذکر کیا ہے جو اللہ تعالیٰ سے آپ کے زندہ تعلق کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

بہت سے واقعات کی اطلاع اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے سے آپ کو دی گئی جو اپنے وقت پر سچے نکلے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ نے ان واقعاتِ صحیحہ اور پیشگوئیوں کی تفصیل یوں بیان فرمائی ہے:۔

"ایک دفعہ رات کو میں ایک مکان کی دوسری منزل پر سویا ہوا تھا اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ یا سولہ آدمی اور بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں ٹک ٹک کی آواز آئی۔ میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی چوہا ہوگا خوف کی بات نہیں اور یہ کہہ کر سو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر وہی آواز آئی۔ تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی تب میں نے ان کو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی دوسرے زینہ پر تھا کہ وہ چھت نیچے گری اور وہ دوسری چھت کو ساتھ لے کر نیچے جا پڑی۔ اور سب بچ گئے۔"

(تاریخ احمدیت جلد ۱ صفحہ ۱۱۷)

حضور مزید فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ میں سیالکوٹ میں تھا۔ ایک دن بارش ہو رہی تھی۔ جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اس میں آسمانی بجلی آئی۔ سارا کمرہ دھوئیں کی طرح ہو گیا۔ اور گندھک کی سی بُو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا۔ اسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے موافق طواف کے واسطے پیچ در پیچ اردگرد دیوار بنی ہوئی تھی اور اندر ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔"

(تاریخ احمدیت جلد ۱ صفحہ ۱۱۸)

"ایک شخص سہج رام نام امرتسر کی کمشنری میں سررشتہ دار تھا اور پہلے وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع سیالکوٹ میں صاحب ڈپٹی کمشنر کا سررشتہ دار تھا اور وہ مجھ سے ہمیشہ مذہبی بحث رکھا کرتا تھا..... ایسا اتفاق ہوا کہ میرے ایک بڑے بھائی تھے انہوں نے تحصیلداری کا امتحان دیا تھا۔ اور امتحان میں پاس ہو گئے تھے اور وہ ابھی گھر میں قادیان میں تھے اور نوکری کے امیدوار تھے ایک دن میں اپنے چوبارہ میں عصر کے وقت قرآن شریف پڑھ رہا تھا جب میں نے قرآن شریف کا دوسرا صفحہ الٹانا چاہا تو اسی حالت میں میری آنکھ کشفی رنگ پکڑ گئی اور میں نے دیکھا کہ سہج رام سیاہ کپڑے پہنے ہوئے اور عاجزی کرنے والوں کی طرح دانت نکالے ہوئے میرے سامنے آ کھڑا ہوا جیسا کہ کوئی کہتا ہے کہ میرے پر رحم کرا دو۔ میں نے اس کو کہا کہ اب رحم کا وقت نہیں اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ اسی وقت یہ شخص فوت ہو گیا ہے اور کچھ خبر نہ تھی۔ بعد اس کے میں نیچے اترا اور میرے بھائی کے پاس چھ سات آدمی بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی نوکری کے بارہ میں باتیں کر رہے تھے۔ میں نے کہا اگر پنڈت سہج رام فوت ہو جائے تو وہ عہدہ بھی عمدہ ہے ان سب نے میری بات سن کر قہقہہ مار کر ہنسی کی کہ کیا چنگے بھلے کو مارتے ہو۔" دوسرے دن یا تیسرے دن خبر آ گئی کہ اسی گھڑی سہج رام ناگہانی موت سے اس دنیا سے گزر گیا۔"

(حقیقۃ الوحی طبع اول صفحہ ۲۹۶)

"لالہ بھیم سین صاحب کو جو سیالکوٹ میں وکیل ہیں۔ ایک مرتبہ میں نے خواب کے ذریعہ سے راجہ تیجا سنگھ کی موت کی خبر پا کر ان کو اطلاع دی..... اور جب قریب دو بجے بعد دوپہر کے وقت ہوا تو مسٹر ریلسب صاحب کمشنر امرتسر ناگہانی طور پر سیالکوٹ میں آ گئے اور انہوں نے آتے ہی مسٹر کمنیب صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کو ہدایت کی کہ راجہ تیجا سنگھ کے باغات وغیرہ کی جو ضلع سیالکوٹ میں واقع ہیں بہت جلد ایک فہرست تیار ہونی چاہیئے کیونکہ وہ کل بٹالہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ تب لالہ بھیم سین نے اس خبر موت پر اطلاع پا کر نہایت تعجب کیا کہ کیونکر قبل از وقت اس کے مرنے کی خبر ہو گئی۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۵۷)

"ایک مرتبہ جب انھوں نے (لالہ بھیم سین صاحب نے) اس ضلع (سیالکوٹ) میں وکالت کا امتحان دیا تو میں نے ایک خواب کے ذریعہ سے ان کو بتلایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا مقدر ہے کہ اس ضلع کے کل اشخاص جنہوں نے وکالت یا مختاری کا امتحان دیا ہے فیل ہو جائیں گے۔ مگر سب میں سے صرف تم ایک ہو کہ وکالت میں کامیاب ہو جاؤ گے اور یہ خبر میں نے تیس کے قریب اور لوگوں کو بھی بتلائی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سیالکوٹ کی تمام جماعت کی جماعت جنہوں نے وکالت یا مختار کاری کا امتحان دیا تھا فیل ہو گئے۔ اور صرف لالہ بھیم سین پاس ہو گئے۔"

(براہین احمدیہ طبع اول صفحہ ۲۵۶)

کرشن ہونے کا دعویٰ:

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ دوسری دفعہ ۱۸۷۷ء میں سیالکوٹ تشریف لائے اور لالہ بھیم سین صاحب کے مکان پر قیام فرمایا اور تیسری دفعہ اکتوبر ۱۹۰۴ء میں اپنے رفقاء کی معیت میں سیالکوٹ میں تشریف فرما ہو کر جناب حکیم میر حسام الدین صاحب کے ایوان میں قیام فرمایا۔ یہ وہی محلہ تھا جس میں حضرت اقدس انتہائی گمنامی کی حالت میں قریباً ۱۰ برس پیشتر ملازمت کے دوران قیام پذیر رہے اور اسی موقعہ پر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کو وسیع پیمانے پر مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا اور اسی موقعہ پر حضرت اقدس کے عاشق صادق .....

..... حضرت مولانا عبد الکریم سیالکوٹی نے ۲ نومبر ۱۹۰۴ء کو جلسہ عام میں حضرت اقدس کا مشہور لیکچر پڑھ کر سنایا جو لیکچر سیالکوٹ کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس ضمن میں سیالکوٹ کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے ایک کثیر مجمع میں آپ نے پہلی دفعہ کرشن ہونے کا دعویٰ کیا اور فرمایا:

"وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا گیا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن ہے.....

مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا تھا کہ "ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۵)

لیکچر کے آخر میں سرزمین سیالکوٹ کے بارہ میں آپ نے فرمایا:—

"مجھے اس زمین سے ایسی ہی محبت ہے جیسا کہ قادیان سے کیونکہ میں اپنے اوائل زمانہ کی عمر میں سے ایک حصہ اس میں گزار چکا ہوں اور اس شہر کی گلیوں میں بہت سا پھر چکا ہوں میرے اس زمانہ کے دوست اور مخلص اس شہر میں ایک بزرگ ہیں یعنی حکیم حسام الدین صاحب جن کو اس وقت بھی مجھ سے بہت محبت رہی ہے۔ وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ وہ کیسا زمانہ تھا اور کیسی گمنامی کے گڑھے میں میرا وجود تھا۔ اب میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ ایسے زمانہ میں ایسی عظیم الشان پیشگوئی کرنا کہ ایک گمنام کا آخر کار بہ عروج ہوگا کہ لاکھوں لوگ اس کے تابع اور مرید ہو جائیں گے۔ اور فوج در فوج لوگ بیعت کریں گے۔ اور باوجود دشمنوں کی سخت مخالفت کے رجوع خلائق میں فرق نہیں آئے گا۔ بلکہ اس قدر لوگوں کی کثرت ہوگی کہ قریب ہوگا کہ وہ لوگ تھک دیں کیا یہ انسان کے اختیار میں ہے اور کیا ایسی پیشگوئی کوئی مکار کر سکتا ہے کہ چوبیس سال پہلے تنہائی اور بے کسی کے زمانہ میں عروج اور مرجع خلائق ہونے کی خبر دے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۵۳)

○

بازیافتہ کلائی گھڑی

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس ۱۹۸۴ء کے دوران کسی طالب علم کی کلائی گھڑی ملی ہے۔ نشانی بتا کر دفتر مرکزیہ سے حاصل کر لیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ رشیدہ خاتون صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن ہوا تھا مگر اس میں کچھ خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے

۲۔ مکرم مرزا اسلم حیات بیگ صاحب محاسب و ناظم تشخیص جائداد کا راولپنڈی میں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں اپریشن کے کامیاب ہونے اور اپریشن شدہ آنکھ کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار محمد عبداللہ قریشی دارالرحمت وسطی ربوہ)

میرے ماموں دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دل کے والو نے کام شروع کر دیا ہے کمزوری ابھی باقی ہے۔

امۃ الباسط ملک جہلم

خاکسار کے دو چھوٹے بھائی اور چھوٹی بچی کافی دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ اسی طرح میری دادی صاحبہ بھی بیمار رہتی ہیں (نذر محمد خان۔ نواب شاہ)

● میرے پانچوں بچے بفضل خدا اپنے امتحانوں میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ الحمدللہ احباب سے بچوں کے روشن مستقبل اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشریٰ مبارک اہلیہ سید مبارک احمد ڈرگ روڈ کراچی)

● خاکسار کی ہمشیرہ جمیلہ قربان صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور اب موسم گرما کی وجہ سے بیماری کی شدت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

(میر مبشر احمد طاہر۔ دارالعلوم ربوہ)

● برادرم عبدالحنان صاحب کی دائیں ٹانگ ایک حادثہ کی بناء پر ٹوٹ گئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

(محمد لطیف کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

طلباء متوجہ ہوں

قائداعظم میڈیکل کالج میں داخل ہونے والے احمدی طلباء مندرجہ ذیل پتوں پر رابطہ قائم کریں۔ کلاسز ۲۱ مئی کو شروع ہوں گی اور کاغذات جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۴ مئی ہے۔

۱۔ محمد اکرم وقار۔ ۳۴۔ اقبال ہال

۲۔ ذوالفقار احمد فضل۔ ۱۱۴۔ " "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گائے کے ذبح کرنے کے متعلق

ایک جوگی سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کا دلچسپ مکالمہ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مربی افریقہ

ہندو لوگ گائے کو ہمیشہ سے اس حد تک مقدس اور پوتر جانتے ہیں کہ ایک عام انسان کے لیے اس کو ذبح کر کے کھانا ان کے نزدیک نہ صرف ناجائز اور گناہ ہے بلکہ انکے مذہب میں مداخلت ہے بلکہ ہندوؤں کے نزدیک گائے کا بول و براز بھی ایسی چیز نہیں جس کی گندگی اور پلیدی سے پرہیز کیا جائے۔ مسلمانوں کے نزدیک چونکہ گائے عام چوپایوں میں محض ایک چوپایہ ہے اور حلال ہے۔ اس لیے وہ اسے ہر طرح استعمال کرنے اور خدمت لینے کے علاوہ ذبح کر کے کھاتے بھی ہیں اور نہ صرف مسلمان بلکہ ہندوؤں کے علاوہ دنیا کی سب قومیں اس کا گوشت کھانے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ افسوس ہے کہ گائے کے اس نام نہاد تقدس اور اس کے ذبح کرنے کا مسئلہ قدیم سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اکثر دنگہ و فساد اور قتل و غارت کا موجب بنتا رہتا ہے۔ تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جس جانور کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بنی نوع انسان کے لیے حلال اور طیب قرار دیا ہے اس کے گوشت کو ناجائز یا حرام قرار دیکر اسے ذبح کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کرنا نہ صرف مسلمانوں کی مذہبی حق تلفی ہے بلکہ اسے ناجائز قرار دینا کسی انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ خصوصاً جبکہ خود ہندو مذہب میں مذہبی طور پر اور عموماً عقلی طبی اور سائنسی لحاظ سے اسے ممنوع قرار دینے کا کوئی جواز ثابت نہیں ہے۔

اسی سلسلہ میں ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ اور ایک ہندو ازم سے متاثر مسلمان حکیم اللہ یار جوگی کے درمیان ایک نہایت دلچسپ مکالمہ ہوا جسکی افادیت کے پیش نظر اسے اختصار سے ذیل میں دیا جاتا ہے خصوصاً اس لیے کہ اس سے حضور کے تبحر علمی غیر معمولی دور اندیشی وسعت معلومات اور فراست اور خداداد حاضر جوابی کا اندازہ ہوتا ہے۔

حکیم اللہ یار صاحب جوگی ۲۶ اکتوبر کو حضور کی خدمت میں بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئے اور بیعت لینے کے لیے عرض کی حضور نے فرمایا سنا ہے آج آپ کا گٹو اکھشا پر (ہندوؤں کے ہاں) لیکچر ہے۔ دوست چاہتے ہیں کہ آپ کا لیکچر سن کر معلوم کریں کہ آپ احمدیت کے خلاف تو کچھ نہیں کہتے اس کے بعد آپ بیعت کریں اس کے بعد یوں مکالمہ شروع ہو گیا۔

جوگی صاحب:۔ میں نے اپنے لیکچروں میں احمدیت کے خلاف تو کچھ نہیں کہتا میں تو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور حضرت اقدس مرزا صاحب کی تعلیم مندرجہ پیغام صلح پیش کرتا ہوں مستدرک میں حضورؐ کا ارشاد درج ہے لَحمُ البَقَرَۃِ داءٌ کہ گائے کا گوشت بیماری ہے یہی ارشاد میں لوگوں تک پہنچاتا ہوں۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی:۔ یہ کوئی صحیح حدیث نہیں ہے اور احادیث کی جانچ کرنے والوں نے اسے غیر صحیح قرار دیا ہے نیز ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اس کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں دنبہ بکری اور گائے کے متعلق مخالفین کو فرماتا ہے اگر ان کی حرمت کی کوئی دلیل تمہارے پاس ہو تو لاؤ اور چیلنج دیتا ہے۔ نَبِّئُونِی بِعِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ان کی حرمت ثابت کرو اگر تم سچے ہو اگر واقعی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری والی حدیث بیان فرمائی ہوتی تو کفار کہہ سکتے تھے کہ ان میں سے گائے کی حرمت تو آپ نے خود بتادی ہے کہ اس کا گوشت بیماری ہے اور یہی دلیل کافی ہے۔

جوگی صاحب:۔ میری عقل تو اس طرح ماری گئی کہ میں نے اس حدیث کے راویوں میں حضرت علیؓ کا نام دیکھا کیا انہوں نے غلط بیان کیا تھا؟

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی:۔ حضرت علیؓ نے غلط نہیں کہا بعد کے لوگوں نے غلط کہا جنہوں نے ان کا نام راویوں میں رکھ دیا دراصل ایرانیوں نے اس قسم کی حدیثیں بیان کی ہیں چونکہ ایرانیوں میں بھی گائے کی عزت کی جاتی تھی اس لیے ان لوگوں کی جو روایتیں ہیں ان میں ان کے خیالات کا دخل ہے۔

جوگی صاحب:۔ بعض صوفیاء نے بھی گائے کی حفاظت پر روشنی ڈالی ہے اور اس زمانہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی اپنے آخری وقت میں جو کتاب "پیغام صلح" تصنیف فرمائی اس میں گائے کا گوشت نہ کھانے کا اقرار کیا ہے۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی:۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بیشک یہ فرمایا ہے مگر اس کے لیے شرط رکھی ہے کہ اگر ہندو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی مان لیں اور آپ کی نبوت پر ایمان لے آئیں تو ہم گائے کا گوشت کھانا چھوڑ دیں گے مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے دوسری جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ گائے کا گوشت کھانے سے روحانیت تیز ہوتی ہے۔ اور کشوف ہوتے ہیں۔ پس حضرت بانی سلسلہ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سمجھوتے کے طور پر ہے جس کے لیے ہم اب بھی تیار ہیں۔ آپ کا بڑا زور اس بات پر ہے کہ گائے کا گوشت بیماری ہے مگر آپ دیکھیں کہ قرآن کریم نے اس کو داءٌ قرار نہیں دیا ہے۔ قرآن کریم نے یہ اصول رکھا ہے کہ جس چیز کی مضرتیں زیادہ ہوں اور منافع کم ہو اس کو حرام قرار دیا ہے اور منافع زیادہ اور مضرتیں کم والی چیزوں کو حلال قرار دیا ہے اور مضرتیں اور منافع بعض باتوں اور چیزوں میں حالات کے مطابق بدلتے رہتے ہیں اور بعض چیزوں میں مضرتیں اور منافع نہیں بدلتے ویسے ہی رہتے ہیں۔ طب کی باتیں نہیں بدلا کرتیں اگر گائے کا گوشت داءٌ ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا عظیم انسان اپنے مہمانوں کے لیے بچھڑا بھون کر نہ لاتا۔

جوگی صاحب:۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب مسلمانوں کے سامنے بھونا ہوا بچھڑا پیش کیا تو ان مہمانوں نے نہ کھایا تھا۔ میرا خیال ہے اگر حضرت ابراہیمؑ بکرا پیش کرتے تو ان کے مہمان ضرور کھا لیتے۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی:۔ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جو مہمان آئے وہ فرشتے تھے اور چونکہ فرشتے کچھ نہیں کھاتے اس لیے انہوں نے بھی نہ کھایا نہ اس لیے کہ وہ بچھڑا تھا ملائکہ پیغام بر کے طور پر انسانوں کی شکل میں اس لیے آتے ہیں کہ لوگ بھی ان کو دیکھ سکیں جیسا کہ رسول کریمؐ کے پاس جبرائیلؑ انسانی شکل میں آئے اور چونکہ ان کا وہ جسم اصلی نہیں ہوتا اس لیے وہ اس جسم میں کچھ کھا نہیں سکتے۔

جوگی صاحب:۔ خدا نے قربانی کے لیے جانوروں کے جو آٹھ جوڑے فرمائے ہیں ان میں گائے کا نام پہلے نہیں رکھا بعد میں رکھا ہے اس لیے معلوم ہوا کہ گائے کی قربانی دوسرے جانوروں سے افضل نہیں ہے۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی:۔ اس آیت میں ثمانیۃ ازواج من الضأنِ اثنین ومن

اثمٰنیۃ ازواج اثنین ..... ساری آیتیں غور سے پڑھیں ان میں جانوروں کی ترتیب اس طرح نہیں ہے کہ اعلیٰ کو پہلے رکھا ہے اور ادنیٰ کو بعد میں بلکہ اس طرح ہے کہ جس کو لوگ زیادہ حرام سمجھتے تھے اس کو پہلے رکھا ابل کو ان سے زیادہ سمجھتے تھے اس کو ان کے بعد رکھا پس یہاں ترتیب حرمت کے لحاظ سے ہے اور یہاں قربانی کا ذکر نہیں بلکہ حرمت کا ذکر ہے۔

جوگی صاحب:۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو قربانی کے لیے لٹایا تو اس کے بجائے گائے نہیں بھیجی گئی بلکہ بکری بھیجی گئی تھی۔ میں گائے کو حرام نہیں سمجھتا حلال سمجھتا ہوں اس لیے کہتا ہوں کہ اس کی پرورش کرنی چاہیئے اور چراہ گاہیں ہونی چاہئیں۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی:۔ اگر گائے دکھائی جاتی تو کوئی کہتا دنبہ مقدس ہے وہ نہیں دکھایا گیا اس طرح گائے کی تقدیس ثابت نہیں ہوتی باقی اگر چراگاہوں کے لیے آپ کہتے ہیں تو وہ ٹھیک ہے مگر یہ سیاسی امر ہے مذہبی نہیں ہے اور ہم بھی کہتے ہیں کہ اہل ملک اور گورنمنٹ کو چاہیئے کہ چوپاؤں کی پرورش کے لیے چراگاہیں بنائیں اس حد تک درست ہے لیکن گائے کو متبرک قرار دے کر اس کی حفاظت اور پرورش کو مذہب کی طرف منسوب کرنا درست نہیں کیونکہ اس طرح شرک پیدا ہوتا ہے۔

جوگی صاحب:۔ مسلمان کہتے ہیں چونکہ گائے کی وجہ سے شرک ہوتا ہے اس لیے ہم اسے کھاتے ہیں مگر میں کہتا ہوں مشرک تو پتھروں کو بھی پوجتے ہیں پھر پہاڑوں کو کیوں نہیں اکھاڑ پھینک دیا جاتا حجر اسود کو کیوں نہیں اکھاڑ دیتے جبکہ حضرت عمرؓ نے بھی کہا تھا کہ یہ تو صرف پتھر ہے اور کچھ نہیں۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی:۔ حجر اسود کو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قائم رکھا تو کون اسے ہٹا سکتا تھا۔ باقی یہ کہنا کہ مسلمان ہندوؤں سے ضد کی وجہ سے گائے ذبح کرتے ہیں درست نہیں اور میں نے گزشتہ عید کے موقع پر جبکہ گائے کی قربانی کرنے پر زور دیا جا رہا تھا اعلان کرایا تھا کہ مسلمانوں کو گائے کی قربانی نہیں کرنی چاہیئے تاکہ ہندو یہ نہ سمجھیں کہ ان کو چڑانے کے لیے ایسا کیا گیا ہے مگر عام طور پر گائے بیل ذبح ہوتے رہتے ہیں ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہندوؤں سے ضد کی وجہ سے ذبح ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب یہ جانور کام کے نہیں رہتے تو ان کو ذبح کر کے کام میں لایا جاتا ہے انسان کی جتنی عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے وہ گوہا ہاتھ پاؤں کے ذریعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام کرنے سے معذور ہو جاتا ہے مگر علم و تجربہ کے لحاظ سے زیادہ کارآمد ہوتا جاتا ہے۔ سوائے شاذ و نادر کے مگر چوپائے عمر گزرنے پر نکمے ہو جاتے ہیں اگر شریعت کسی جانور کا گوشت کھانے سے منع کر دے تو اور بات ہے۔ لیکن اگر شریعت جائز رکھتی ہے تو پھر نکمے جانوروں کو ذبح کر لینے میں زمیندار کا فائدہ ہے کیونکہ وہ زندہ رہ کر اس کے کام کا نہیں ہوتا۔

جوگی صاحب:۔ میں آج اپنے لیکچر میں رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال ہی پیش کروں گا جس سے آپ کی عزت ہندوؤں میں بڑھے گی۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی:۔ اگر ایسے اقوال ہوں جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوں مگر خدا تعالیٰ کے صریح ارشادات کے خلاف ہوں تو وہ رسول کریمؐ کے اقوال ہی نہیں اور ان سے آپ کی عزت کس طرح بڑھ سکتی ہے

جوگی صاحب: کیا گائے کا گوشت کھانا فرض ہے

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی:۔ گائے کا گوشت کھانا فرض نہیں اور کسی چیز کا کھانا نہ کھانا شریعت نے انسان کے اختیار میں رکھا ہے مگر یہ ضرور کہا ہے کہ کسی حلال چیز کے متعلق یہ مت کہو کہ یہ کبھی نہیں کھاؤں گا۔ دیکھئے شہد کا کھانا فرض نہیں ہاں شہد حلال ہے۔ مگر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں شہد نہیں کھاؤں گا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ۔ جس چیز کو خدا نے حلال کیا اُسے تم کیوں حرام کرتے ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام نہیں کہا تھا بلکہ یہ کہا تھا کہ نہیں کھاؤں گا مگر اس کہنے کو خدا تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ پس ایسا کرنا منع ہے

جوگی صاحب: حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی تو کہا ہے کہ ہم گائے کا گوشت نہیں کھائیں گے۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی: حضرت بانی سلسلہ نے ایک بہت بڑے دینی امر کو سنوا کر معاہدہ کرنا چاہا تھا اور صرف ہندوستان میں ہندوؤں سے تقاضا ہے ہم اسی صورت میں کہہ سکتے ہیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں

جوگی صاحب:۔ ہندو ضرور مان جائیں گے۔ اور اس کے سوا ان کو چارہ نہیں لیکن ہمیں اس معاہدہ پر عمل شروع کر دینا چاہیئے۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی:۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ ہندو مانیں گے حضرت بانی سلسلہ نے تو فرمایا ہے کہ جب وہ مانیں تو پھر ہم ایسا کریں گے۔

اس قدر گفتگو کے بعد جوگی صاحب اپنا لیکچر دینے کے لیے جس کا اعلان ہندوؤں نے کیا تھا جب روانہ ہونے لگے تو قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (نور اللہ مرقدہٗ) سے مصافحہ کرتے ہوئے حضور کے ہاتھ چومے اس وقت ایک شخص نے حضور سے عرض کی حضور حجر اسود کی چومنے کی کیا فلاسفی ہے؟ حضور نے فرمایا انہوں نے جو میرا ہاتھ چوما ہے تو کیوں لوگ اپنے محبوب کا دامن چومتے ہیں اس کی کیا وجہ ہوتی ہے؟ حجر اسود کو لوگ اس لیے چومتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا محبوب اس جگہ کھڑا ہوا۔ اس نے اس پتھر کو مصلیٰ بنایا

(الفضل ۲ نومبر ۱۹۲۳ء)

پتے درکار ہیں!

مندرجہ ذیل موصی صاحبان / موصیات کے موجودہ پتہ جات درکار ہیں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جاوے تا وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت جاری رکھی جا سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

۱۔ مکرم حسن دین صاحب کشمیری ولد نور محمد صاحب سابق ساکن بشیر آباد سندھ وصیت نمبر ۲۲۷۹۶۔

۲۔ محترمہ کرامت خاتون صاحبہ زوجہ مکرم مولوی سلیم اللہ صاحب وصیت نمبر ۲۵۱۷۔ سابق سکونت اوکاڑہ۔

۳۔ مکرمہ فاطمہ صدیقہ صاحبہ زوجہ شیخ کرم دین صاحب وصیت نمبر ۱۲۸۳۸ سابقہ پتہ سیالکوٹ۔

۴۔ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ خلیل احمد خان صاحب وصیت نمبر ۱۷۵۲۳ نے پشاور سے ۱۹۶۴ء میں وصیت کی تھی۔

۵۔ مکرمہ منصورہ شاہین صاحبہ بنت شیخ منیر احمد صاحب ۲/۲۷۔ ۲ کراچی نمبر ۲۹ نے ۶۹ء میں کراچی سے وصیت کی تھی۔

۶۔ مکرمہ سعیدہ سیدہ بیگم صاحبہ زوجہ رفیق احمد صاحب وصیت نمبر ۱۹۴۸۲ نے ۱۹۶۷ء میں اسلام آباد سے وصیت کی تھی۔

۷۔ مکرم حاکم خان صاحب ولد نتھے خان صاحب قوم جٹ والہ سابق پتہ چک نمبر ۱۲۴ جنوبی ڈاکخانہ ہنڈالی ضلع سرگودھا وصیت نمبر ۹۹۷۵۔

۸۔ مکرم الطاف الرحمٰن صاحب ولد سید محبوب علی شاہ صاحب ساکن دارالصدر شرقی ربوہ وصیت نمبر ۲۰۲۴۶۔

۹۔ محترمہ نور بی بی صاحبہ زوجہ نظام دین صاحب۔ وصیت نمبر ۱۰۹۶ ساکن گرہولہ ضلع ہوشیارپور۔

۱۰۔ مکرم کریم بخش صاحب ولد الٰہی بخش صاحب۔ وصیت نمبر ۱۶۰۸ ساکن دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور۔

۱۱۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم بہاولپوری وصیت نمبر ۶۳۹۱ ساکن قادیان۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

آزاد ہیں کہ اس پر پورے طور سے عمل بھی کریں۔ لیکن اپنے دینی مسلک پر عمل پیرا ہونے کا حق انہیں آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو بھی دینا چاہیئے اور انہیں از روئے عدل آپؐ کا اور آپؐ کے ساتھیوں کا یہ حق تسلیم کرنا چاہیئے۔ مثال کے طور پر آپؐ نے فرمایا:۔

يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

(الانعام آیت ۱۳۶)

ترجمہ: اے میری قوم تم اپنے طریق پر عمل کرو میں بھی (اپنے طریق پر) عمل کروں گا۔ پھر تم جلد ہی (اصل حقیقت) معلوم کر لو گے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ یہی بات حضرت شعیب علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے کہی تھی۔ انہوں نے کہا تھا جھگڑنے اور فساد کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک دوسرے کا یہ حق تسلیم کر لو کہ ہر کوئی اپنے اپنے طریق اور مسلک پر عمل کرنے میں آزاد ہے۔ یہ امر کہ کون حق پر ہے اور کون نہیں ہے خود بخود آشکار ہو جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا:۔

يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ... وَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝ (ھود آیت ۹۴)

ترجمہ:۔ اے میری قوم تم اپنی جگہ (اپنے مسلک پر) عمل کئے جاؤ۔ میں بھی اپنی جگہ (اپنے دین پر) عمل کر رہا ہوں ... اور تم بھی اپنے اور میرے انجام کا) انتظار کرو۔ میں بھی یقیناً تمہارے ساتھ (نتیجہ کا) منتظر رہوں گا

آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر کا یہ ایسا پیارا اور دل موہ لینے والا اصول ہے جس کے نتیجہ میں مذہب کے نام پر ہر قسم کے ظلم اور فساد کی جڑ کٹ جاتی ہے اور صلح و آشتی کی ایسی مستحکم بنیاد پڑتی ہے کہ امن میں خلل پڑ ہی نہیں سکتا۔

الغرض مامورین الٰہی کی تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ وہ آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر کے علمبردار تھے۔ اور اس کے سب سے بڑے علمبردار نبیوں کے سردار افضل الرسل خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تھے جنہوں نے ببانگ دہل لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ اور لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ کا آوازۂ حق بلند کیا۔ اور فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ کا اعلانِ عام کر کے مذہبی آزادی کی بلا استثناء سب کو ضمانت دی۔

احمدی بچوں کا ایک قابلِ قدر رجحان

تحریک جدید کی مالی قربانی کی دو قابلِ قدر مثالیں!

۱۔ پچھلے دنوں خاکسار دورہ کرتے ہوئے کوٹ عبدالمالک کی جماعت میں پہنچا تو مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب صدر جماعت نے وعدہ جات کے علاوہ بچوں کی جمع کی ہوئی نقد رقم بقدر ۲۰۰/- روپے جو ایک ڈبہ میں بند تھی، بھی پیش کی۔ یہ رقم ان کے بچوں نے اپنے جیب خرچ سے بچا بچا کر جمع کی تھی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

۲۔ دارالرحمت شرقی ربوہ کے ایک طفل عزیز اسد الاسلام ابن مکرم سید نعیم احمد شاہ صاحب شاہ میڈیکو ربوہ نے کھیل کا سامان خریدنے کے لئے جیب خرچ سے پیسے بچا بچا کر یکصد روپیہ جمع کیے تو انہیں کھیل کے سامان سے زیادہ اس کا بہتر مصرف یہ معلوم ہوا کہ وہ یہ رقم چندہ تحریک جدید میں پیش کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ رقم بطور چندہ دفتر ہذا میں بھجوا دی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

قارئین کرام سے ان بچوں اور ان کے والدین کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرماتے ہوئے اور نہایت بابرکت مستقبل سے نوازتے ہوئے دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصین جماعت کا حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر والہانہ لبیک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک پر جن احباب اور بہنوں نے جلسہ سالانہ کی دیگوں کے لئے عطایا کا وعدہ فرمایا ہے یا نقد ادائیگی فرمادی ہے ان کے اسماء بغرض دعا شائع کیئے جا رہے ہیں (افسر جلسہ سالانہ)

۱۰۵۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ مغربی جرمنی	دس دیگ
۱۰۶۔ مکرم شاہد عمر صاحب	ایک دیگ
۱۰۷۔ " ایس۔ ڈی ناظم صاحب اسلام آباد	"
۱۰۸۔ " ملک عبدالرزاق صاحب "	"
۱۰۹۔ " چوہدری رفیق احمد صاحب	"
۱۱۰۔ " منصور احمد خان صاحب	"
۱۱۱۔ " ڈاکٹر منور احمد صاحب پراچہ	"
۱۱۲۔ " اکبر احمد نسیم صاحب	"
۱۱۳۔ " چوہدری تجمل حسن صاحب	"
۱۱۴۔ " ڈاکٹر نقی الدین صاحب حمید المجاہد	"
۱۱۵۔ محترمہ محمودہ بشارت صاحبہ اہلیہ ملک بشارت احمد صاحب	"
۱۱۶۔ مکرم بشیر الدین احمد خان صاحب اسلام آباد	"
۱۱۷۔ " عبدالکریم لودھی صاحب	"
۱۱۸۔ " کمانڈر محمد اسلم صاحب	"
۱۱۹۔ " سید محمد اقبال صاحب	"
۱۲۰۔ " چوہدری محمد سعید ارشد صاحب	"
۱۲۱۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف خان صاحب و " شمیم بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم لطیف احمد صاحب	"
۱۲۲۔ مکرم ڈاکٹر قاضی شمیم احمد صاحب اسلام آباد	"
۱۲۳۔ " صوفی محمد الدین صاحب بدو ملہی	"
۱۲۴۔ " ڈاکٹر اسلام الحق صاحب "	"
۱۲۵۔ محترمہ حاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم عبدالکریم صاحب بھٹی	"
۱۲۶۔ مکرم عبدالکریم صاحب بھٹی جیکب آباد	"

از بیرون پاکستان

۱۲۷۔ مکرم میاں شاہد احمد صاحب	"
۱۲۸۔ " جاوید احمد صاحب باجوہ	"
۱۲۹۔ " محمود مجیب اصغر صاحب	دو دیگ
۱۳۰۔ " عبدالسمیع پھل صاحب	ایک دیگ
۱۳۱۔ " ابراہیم نصر اللہ وراقی صاحب	"
۱۳۲۔ " شفقت محمود صاحب	"
۱۳۳۔ " عزیز محمد عامر صاحب ابن انوار احمد صاحب	"
۱۳۴۔ " حمید اللہ صاحب	"
۱۳۵۔ " بشیر احمد صاحب باجوہ	"
۱۳۶۔ " مبشر احمد صاحب طارق	"
۱۳۷۔ " اکبر علی صاحب	"
۱۳۸۔ مکرم منور احمد صاحب بٹ	ایک دیگ
۱۳۹۔ " رؤوف احمد صاحب	"
۱۴۰۔ " محمد رفیق صاحب	"
۱۴۱۔ " فاروق ظفر صاحب	"
۱۴۲۔ " بشارت احمد صاحب طاہر	"
۱۴۳۔ " بشیر احمد صاحب جہلمی	دو دیگ
۱۴۴۔ " وسیم احمد خان صاحب	ایک دیگ
۱۴۵۔ " بشیر احمد صاحب جہلمی منجانب والدین	دو دیگ
۱۴۶۔ " شیخ محمد طفیل صاحب بدو ملہی	ایک دیگ
۱۴۷۔ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گلگشت کالونی ملتان	"
۱۴۸۔ مکرم محمد انور صاحب ابڑو امیر ضلع لاڑکانہ	"
۱۴۹۔ جماعت احمدیہ منذرہ راولپنڈی	"
۱۵۰۔ مکرم عظمت علی صاحب چوہدری فرانکفورٹ جرمنی	"
۱۵۱۔ " ملک انور احمد صاحب راولپنڈی	"
۱۵۲۔ " ظفر اقبال صاحب ابن ماسٹر عبدالحمید صاحب گوجرانوالہ	"
۱۵۳۔ " ملک غلام علی صاحب کھوکھر گوجرانوالہ	"
۱۵۴۔ " میجر ریٹائرڈ منظور احمد صاحب ساہیوال منجانب خود، والدین، دادا جان، پسران، ہمشیرہ	دو دیگ

اعلانِ دارالقضاء

مندرجہ ذیل ورثاء مکرم شیخ عبدالحمید صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ والد صاحب مرحوم کے نام مکان ۴۷/۱۵ دارالرحمت وسطی رقبہ دس مرلہ اور قطعہ ۸/۱۲ دارالعلوم شرقی رقبہ دس مرلہ والد مرحوم کے نام الاٹ شدہ ہے۔ براہ کرم ہم مندرجہ ذیل ورثاء میں شرعی طور پر تقسیم کر دیئے جائیں:۔

(۱) وسیم مقصود (۲) نعیم محمود (۳) نرگس ناہید
(۴) نائلہ ناہید (۵) صفیہ بیگم اہلیہ شیخ عبدالحمید مرحوم

قطعات ۴۷/۱۵ محلہ دارالرحمت ربوہ رقبہ دس مرلہ، ۸/۱۲ دارالعلوم شرقی ربوہ دس مرلہ شیخ عبدالحمید صاحب مرحوم کے نامزدہ ورثاء کے نام منتقل کئے جانے پر کسی کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء)

● مکرم عبدالحمید صاحب ولد عبدالحق صاحب نے درخواست کی ہے کہ پلاٹ ۲/۳۸ دارالعلوم شرقی ترکہ عبدالحق صاحب میں سے نصف ان کے چچازاد بھائی صداقت احمد صاحب کے نام اور نصف ان کے چھوٹے بھائی سلیم احمد صاحب کے نام منتقل کیا جائے

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔ (ناظم دارالقضاء)

● مکرمہ محمودہ بشارت صاحبہ اہلیہ ملک بشارت احمد صاحب مرحوم واقف زندگی نے اسلام آباد سے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند ملک صاحب مرحوم کے کھاتہ ۱۷۷۲ امانت تحریک جدید میں مبلغ ۱۵,۵۲۵/۷۴ روپے موجود ہیں میرے علاوہ مرحوم کی اولاد کے درج ذیل افراد نے بذریعہ اقرار نامہ یہ رقم میرے بیٹے ملک طارق بشیر صاحب کے اکاؤنٹ ۳۳۸۶ نیشنل بنک آف پاکستان اسلام آباد میں منتقل کئے جانے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ لہذا عزیز موصوف کے نام پر یہ رقم منتقل کئے جانے کا فیصلہ فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

نام وارثان درج ذیل ہیں۔

۱۔ ملک نصیر احمد فرزند ملک بشارت احمد صاحب
۲۔ " طارق بشیر " " " "
۳۔ " مبارک احمد " " " "
۴۔ منصورہ ملک دختر " " "
۵۔ ملک رفیع احمد فرزند " " " (ناظم دارالقضاء)

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے۔ ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔"

(وکیل المال اوّل)

تلاش گمشدہ سائیکل

خاکسار کا نیا چائنا کا سائیکل فضل عمر ہسپتال سے مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۸۴ء کو صبح ۹ بجے سے گم ہو گیا ہے۔ سائیکل کو تالہ لگایا ہوا تھا۔ سائیکل سبز رنگ کا ہے۔ کاٹھی پر نیلے رنگ کا کور ہے کیریئر ایک طرف سے اندر کو جھکا ہوا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کے متعلق علم ہو جائے۔ تو خاکسار کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

ز محمد یوسف ناصر (واقف زندگی) کوارٹر ۵۳ تحریک جدید۔ ربوہ

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

خوشخبری!

ہمارے پاس مرغیوں کی ادویات، خوراک اور ایک روزہ چوزہ موجود ہے۔ نیز حفاظتی ٹیکہ کا بھی انتظام ہے۔

عمران اینڈ برادرز پولٹری ڈسٹریبیوٹرز
نزد مدینہ ٹینٹ سروس۔ ریلوے کراسنگ
ربوہ

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات

معیاری مڈ ڈنکچرز و پوٹینسیاں

۶۔ ۳۰۔ ۲۰۰۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰،۰۰۰ سے لاکھ طاقت تک۔ جرمنی سیلڈ ادویات، ملک شوگر گولیاں، ٹکیاں اور ہومیوپیتھک و بایوکیمک کتب پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون 606/607

بقیہ "ارشاداتِ عالیہ" صفحہ اوّل سے آگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطلق بیعت انسان کے کیا کام آسکتی ہے۔ پورا نسخہ جب تک نہ پیئے تو مریض کو فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے پوری تبدیلی کرنی چاہیئے۔ جہاں تک ہو سکے دعا کرو اور اللہ تعالیٰ سے کہو کہ وہ تم کو ہر ایک قسم کی توفیق عطا کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹۱، ۲۹۲)

★ الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچانی ہے!!!

چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے

امام ہمام ایدہ اللہ نے الفضل کی اشاعت ۱۵، ۲۰ ہزار تک بڑھا دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ تمام عہدیداران کو یہ ارشاد پورا کرنے کے لئے دن رات مستعد ہو جانا چاہیئے۔ اب چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے۔ تمام عہدیداران جماعت الفضل سے تعاون کریں۔ آپ کے تعاون سے ہی یہ مرحلہ سر ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپکو توفیق دے کہ اپنی اس ذمہ داری کو پورا کر سکیں

(مینیجر الفضل)

لاہور اور فیصل آباد جانے کی ضرورت نہیں!

خوشاب کے ۲۴ سالہ تجربہ کار ٹیکنیشن آپ کے ٹیپ ریکارڈر اور ٹیلیویژن سیٹ کی معیاری مرمت کے لئے حاضر ہیں۔ نیز سامان بجلی و سپیئر پارٹس کے لئے رجوع فرمائیں!

ظفر الیکٹرونکس۔ اقصیٰ روڈ ربوہ

دمہ کورس Asthma Course 60/- روپے

ٹی بی کورس T. B. Course فی کورس 50-00 روپے

ذیابیطس شوگر کورس Diabetes Course 80/-

موٹاپا کورس Obesity Course 60/-

باڈی بلڈنگ کورس Body Building Course 30/-

ہائی بلڈ پریشر کورس Hypertention Course 100/-

لٹریچر فری۔ ڈاک خرچ -/8 روپے زائد

کیور ہومیو سنٹرز

لاہور: میسرز میڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل امیریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دارالشفا نعمانیہ روڈ نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممنا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قدافی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ ہائی سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور ہسپتال روڈ،
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کیمسٹ بنوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نور الٰہی محمد اسلم کیمسٹ اندرون ملکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز، مدنی مارکیٹ،
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ 606-607

قدرتی ادویات

اعصابی

۵/- روپے (علاوہ محصولڈاک)

عرق معدہ

۲۵/- روپے (علاوہ محصولڈاک)

بذریعہ ڈاک منگوا کر صحت مند بنیں!

دارالشفاء نیو مسلم ٹاؤن لاہور معرفت 134-اے

ہمارے پاس

گھریلو فرنیچر از قسم ڈبل بیڈ (۲ عدد) سنگل بیڈ (۳ عدد) صوفہ سیٹ بہترین (۵ سیٹ) الماریاں، ڈائننگ ٹیبل۔ سائیڈ بورڈ۔ فلپس ٹی وی ۲۴ ریفریجریٹر جنرل الیکٹرک اچھی حالت میں

نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہیں

اس کے علاوہ ہر قسم کے سامان کی خرید و فروخت جاری ہے۔ نیز ہیں دو عدد نیشنل ایئر کنڈیشنرز 18000 B.T.U درکار ہیں۔ رابطہ کے لئے۔

المحمود۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

(فون:- 493)

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس

شال ہاؤس

۸۵ انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس لاہور

فون گھر ۵۳۷۰۳ دکان ۳۲۴۴۴۸

فلکو روم کولر

خصوصی رعایت • ڈبل سپیڈ •

18" ایگزاسٹ -/1550 روپے — 20" ایگزاسٹ -/1650 روپے

گارنٹی دو سال — سپر باڈی

ڈسٹری بیوٹرز: جنود الیکٹرونکس جنود بلڈنگ بلاک ۱۲ سرگودھا